جلد ۱۳/۴۸ ۱۹ فتح ۱۳۳۸ ہش ۱۹ دسمبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۹۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۸ دسمبر پونے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند دیر سے آئی مگر اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا وہ قادر مطلق خدا اپنے خاص فضل سے حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۸ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے

احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

دوسرے پنجسالہ منصوبے کا اعلان اس مہینے کے آخر تک کر دیا جائے گا

"انیس ارب روپے خرچ ہونگے" صدر ایوب کا اعلان

ملتان ۱۸ دسمبر۔ صدر محمد ایوب خاں نے اعلان کیا ہے کہ دوسرے پنجسالہ منصوبے کا اعلان اس مہینے کے آخر تک کر دیا جائے گا۔ اس منصوبہ پر ۱۹ ارب روپے خرچ ہوں گے۔ اور اسے عملی جامہ پہنانے سے ملک غذائی اعتبار سے خود کفیل ہو جائے گا۔ صدر ایوب نے کل شام قاسم باغ ملتان کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دوسرے پنجسالہ منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ایک بہت بڑا کام ہے۔ اور اس کی کامیابی کا دارومدار اس امر پر ہے کہ عوام اسے کامیابی سے ہمکنار کرنے میں کتنی دلچسپی لیتے ہیں۔ صدر نے کہا کہ حکومت اتنی زیادہ رقم انیس ارب اس لئے خرچ کر رہی ہے کہ عوام کا معیار زندگی بلند ہو۔ صدر ایوب نے اپنی ۵۰ منٹ کی تقریر میں مختلف قومی اور بین الاقوامی مسائل پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ نئی حکومت نے گزشتہ چودہ مہینوں میں کئی اصلاحات نافذ کی ہیں۔ لیکن یہ اصلاحات ایک بہتر اور شاندار انجام کی محض ابتداء ہیں۔ ان اصلاحات کو عملی جامہ پہنانے میں آئندہ پانچ دس سال میں ابھی بہت کچھ کرنا ہوگا۔

نہری پانی کا تنازعہ

بھارت سے نہری پانی کے تنازعہ کا ذکر کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ اس تنازعہ پر بات چیت جاری ہے۔ اور توقع ہے کہ سمجھوتہ ہو جائیگا۔ اس سمجھوتہ کے تحت تین دریا۔ ستلج۔ بیاس اور راوی بھارت کو ملیں گے۔ اور باقی تین مغربی دریا۔ چناب۔ جہلم اور سندھ ہمارے حصہ میں آئیں گے۔ ممکن ہے سر دست ہمیں بھارتی دریاؤں سے پانی ملتا رہے۔ لیکن بالآخر متبادل انتظامات کرنے پڑیں گے۔ ہمیں اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے زبردست بند بنانے پڑیں گے۔ نہریں کھودنی پڑیں گی۔ اور بجلی گھر تعمیر کرنے پڑیں گے۔ ان تعمیرات پر پانچ ارب روپے خرچ ہوں گے۔ امریکہ اور بعض دوسرے ملکوں نے ہمیں اس منصوبہ کی تکمیل میں امداد دینے کا یقین دلایا ہے

صدر نے ملتان میں منتخب شہریوں کے ایک اجلاس میں ... تقسیمی کی رپورٹ کی تعریف کرتے ہوئے اسے بہت شاندار اور مفید قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ کمیشن کی رپورٹ سے عوام کو فائدہ پہونچے گا۔ اور اب اس رپورٹ کی مکمل چھان بین کی جا رہی ہے۔

قانون کمیشن

صدر نے قانون کمیشن کی رپورٹ کے بارے میں کہا۔ میں نے اس رپورٹ کا مطالعہ کیا ہے۔ اور یہ محسوس کیا ہے کہ رپورٹ کو عملی جامہ پہنانے سے مقدمہ والے لوگوں کی مصیبتیں بڑی حد تک کم ہو جائیں گی۔

صدر سے کہا گیا کہ برآمدی بونس سکیم کے نفاذ سے ملک میں سوت کی سخت قلت پیدا ہو گئی ہے۔ اس پر صدر نے کہا۔ اس سکیم کی وجہ سے ہمیں ۱۵، ۱۶ کروڑ روپے کا زر مبادلہ حاصل ہو چکا ہے۔ تاہم میں آپ کے بیان کے سلسلہ میں تحقیقات کروں گا۔

قائداعظم کی سوانح حیات

صدر سے کہا گیا کیا یہ مناسب نہیں ہوگا کہ مسٹر جناح کی طرف سے جمع کردہ حقائق اور دستاویزات کی بناء پر قائداعظم کی اچھی اور مستند سوانح حیات تیار کرائی جائے صدر نے جواب دیا کہ ایسی کتاب پہلے ہی تیار کرائی جا رہی ہے۔

انڈونیشیا میں جنگ کی حالت کا اعلان

جکارتہ ۱۸ دسمبر۔ صدر سوکارنو نے انڈونیشیا میں جنگ کی سی حالت کا اعلان کر دیا ہے۔ انھوں نے مارشل لا کو غیر معین عرصہ کے لئے نافذ کر دیا ہے اور مارشل لا پر عمل کرانے کے اختیارات خود سنبھال لئے ہیں۔ پہلے یہ اختیارات مسلح فوجوں کے کمانڈر انچیفوں کو حاصل ہوا کرتے تھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ انڈونیشیا کے مختلف حصوں میں بغاوتیں شروع ہوئی ہیں۔ صدر سوکارنو نے مکمل سول اور فوجی اختیارات سنبھال لینے کا اعلان ایک نشری تقریر کے ذریعہ کیا۔ آپ نے کہا مارشل لا ۲۳ ماہ پیشتر بحران کے وقت نافذ کیا گیا تھا۔ اب اس کی مدت غیر معین عرصہ کے لئے بڑھا دی گئی ہے۔ آپ نے کہا جنگ کی سی حالت کے اعلان کا مطلب یہ ہے کہ شہری عوام کو بھی بشرط ضرورت فوج کے ساتھ کام کرنے کے لئے جبری طور پر بلایا جا سکتا ہے۔ ایسے حالات میں بھگوڑوں کو سزائے موت دی جا سکے گی۔ آپ نے کہا ابھی حکومت کو ان علاقوں کی حالت کی اصلاح کرنی ہے جن میں بغاوتیں ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ اس وقت بعض علاقوں میں یہ کوشش بھی کی جا رہی ہے کہ ملک کی معیشت کو تباہ کر دیا جائے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۹ دسمبر ۵۹ء

مقامِ حدیث

آج کل دینی حلقوں میں "مقامِ حدیث" کے متعلق پر زور بحث جاری ہے۔ اس مسئلہ کا اس وقت اس لئے چرچا زیادہ ہوا ہے کہ ایک فرقہ اہلِ قرآن ہے جس کے حامی پرویز صاحب اور ان کے ساتھی ہیں جو بڑے زور شور سے حدیث پر رد و قدح کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ اکثر ہوتا ہے۔ دونوں طرف اگرچہ مبالغہ کی حدود کو چھوا جارہا ہے یہ بحث خالی از فائدہ نہیں ہے۔ تاہم اس بات کا افسوس ہے کہ مخالفین حدیث بعض دفعہ ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جو ان کو کہنی نہیں چاہئیں۔ ہم یہاں ان کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتے البتہ یہ کہنے کی جسارت ضرور کرتے ہیں کہ مقام حدیث کے متعلق اگر دونوں طرف سے مبالغہ آمیز اور مبنی بر غلو باتیں چھوڑ دی جائیں تو یہ بحث بھی ایک نتیجہ پیدا کر سکتی ہے۔

مشکل یہ ہے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے دونوں طرف سے سخت مبالغہ کیا جاتا ہے اور سمجھنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ مخالفین حدیث حدیث کے بالکل منکر ہیں اور اس کو دینی معاملات میں بالکل ناکارہ سمجھتے ہیں اور قرآن کریم کے ایسے دور از قیاس مطالب اخذ کرتے ہیں کہ جو قائل کے منشا کے خلاف ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوسرا فریق یہاں تک مبالغہ کر جاتا ہے کہ وہ حدیث کو قرآن کریم پر بھی قاضی ماننے لگتا ہے اور کہتے ہیں کہ حدیث نے قرآن مجید کے معانی کو مقید کر دیا ہے اور خواہ سیاق و سباق اور قرآن مجید کے الفاظ سے زمانہ حال کے متعلق نہایت اعلیٰ معانی بھی پیدا ہوتے ہوں اور صحیح حدیث کے مخالف بھی نہ ہوں پھر بھی جب تک اس کی تائید حدیث سے نہ ہوں وہ معانی قبول نہیں کرتے خواہ کوئی حدیث اس پر روشنی ڈالتی ہو یا نہ ڈالتی ہو۔ ایسی صورت میں یہ فریق اپنے ائمہ کے کئے ہوئے معنی کو صحیح سمجھتے ہیں اور ان سے ذرا سا انحراف بھی گوارا نہیں کیا جاتا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے بھی یہ معاملہ بڑی شدومد سے پیش ہوا تھا۔ چنانچہ اہل حدیث کے مشہور نمائندہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ جو مباحثات ہوئے ان میں مقام حدیث کے متعلق کافی بحث کی گئی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا موقف ہم اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں آپ کا فیصلہ اس امر میں یہ ہے کہ قرآن حدیث پر قاضی ہے نہ کہ حدیث قرآن پر البتہ آپ نے وضاحت فرمائی ہے کہ قرآن کریم اور حدیث کے علاوہ ایک اور چیز بھی ہے۔ جس کا نام سنت ہے۔ آپ نے واضح فرمایا ہے کہ احادیث تو بہت بعد میں لکھی گئیں لیکن سنت تعامل کے ساتھ آنحضرت صلعم کے وقت سے صحابہ کرام رض تابعین اور تبع تابعین کے ذریعہ بلا رد و بدل آج تک چلی آتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم کے بعد سنت کا مقام ہے۔

اس کی مثال یوں سمجھئے کہ مثلاً نماز ہے اب آنحضرت صلعم نے جس طرح نماز ادا کی ہے۔ یقیناً صحابہ کرام رض بھی اسی طرح ادا کرتے تھے اور صحابہ کرام کے تتبع میں تابعین اور ان کے تتبع میں تبع تابعین ادا کرتے چلے آئے اور اس طرح تعامل سے نماز کا طریق ہم تک پہنچا ہے۔

یہاں ایک اور بات بھی زیر نظر رکھنی چاہیے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت صلعم کے متعلق فرمایا ہے:

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ
اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا
اللّٰہ والیوم الآخر و ذکر اللّٰہ
کثیراً (احزاب ۲۲)

یعنی یقیناً یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں نیک نمونہ ہے۔ ان کے لئے جو اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور روز آخر پر اور جو اللہ تعالےٰ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے اس کے علاوہ بھی قرآن کریم میں آنحضرت صلعم کی پیروی اور تتبع کے متعلق نہایت وضاحت سے تاکید فرمائی گئی ہے۔

اب غور فرمائیے کیا کوئی ایسا مسلمان ہو سکتا ہے جس تک بذریعہ تعامل آنحضرت صلعم کا کوئی عمل اور فعل پہنچا ہو تو وہ اسکو چھوڑ کر کوئی اور طریق اختیار کرے گا۔ یہ امر واضح ہے کہ مثلاً نماز آج جس طرح ادا کی جاتی ہے ہمیشہ سے اسی طرح ہوتی رہی ہے۔ اور یقیناً آنحضرت صلعم بھی اور آپ کے صحابہ کرام رض بھی اسی طرح ادا کرتے تھے۔ اس طرح ہمیں یقین ہے کہ کوئی شخص خواہ وہ کتنا ہی بڑا اہل قرآن کہلاتا ہو سنت الرسول اللہ سے انکار نہیں کر سکتا اور نہ اس کے تتبع سے گریز کر سکتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم نے قرآن کریم پر خود عمل کر کے دکھایا ہے اور قرآن کریم کے سب سے پہلے اور بہترین وہی شارح ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جہاں تک تعامل و تواتر کا تعلق ہے۔ قرآن کریم کے بعد سنت الرسول اللہ کا مقام ہے اور کوئی مسلمان مسلمان رہ کر اسکے خلاف نہیں کر سکتا۔

باقی رہی حدیث تو حدیث کے متعلق سب سے پہلے یہ بات قابل غور ہے کہ جہاں تک حدیث قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہے وہ قابل عمل ہے اور اس سے کسی انکار نہیں ہونا چاہیئے۔ دراصل حدیث اس چیز کا نام ہے جو راویوں کے ذریعہ کلام و بیان کی صورت میں ہم تک پہنچا ہے پہلے پہل حدیث تحریر میں بہت کم آتی تھیں ثقہ راویوں کے ذریعہ چلتی چلی آئی ہیں اور اس میں شک نہیں ہے کہ آئمہ حدیث نے شروع ہی سے اس امر میں بڑی احتیاط کی ہے کہ راوی اور روایت کی اچھی طرح پڑتال کی جائے۔ اور یقیناً علمائے حق نے حدیثوں کے بعض ذخیروں کو بڑی اہمیت دی ہے کیونکہ ان کے جمع کرنے والے احتیاط میں بڑا بلند مقام رکھتے تھے۔ اسلئے آنحضرت صلعم کے اعمال و افعال و اقوال کو معلوم کرنے کا حدیث ایک نہایت معتبر ذریعہ ہے اس سے اعماض نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم جیسا کہ ہم نے کہا ہے حدیث کا مرتبہ ظنی ہے اور وہ قرآن کریم اور سنت کے بعد علم دین کا بہترین ذریعہ ہے۔ قانون کے دو حصے ہوتے ہیں ایک اصولی اور دوسرا عملی۔ قرآن کریم میں ہم کو زندگی کے اصول دئے گئے ہیں۔ آنحضرت صلعم کے اسوہ میں ان اصولوں پر عمل کر کے دکھایا گیا ہے اور سنت اس کی عملی صورت کو ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ اور حدیث بیان سے اس عملی پہلو کو پیش کرتی ہے اسلئے قرآن کریم کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے سنت رسول اللہ اور حدیث رسول اللہ کی راہنمائی نہایت اہم ہے۔ اس طرح قرآن مجید پر عمل کرنے کے پیش نظر سنت رسول اللہ اور حدیث رسول اللہ کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اب جو شخص حدیث سے انکار کرتا ہے۔ وہ یقیناً غلطی پر ہے۔

تھیوری اور پریکٹس میں جو تعلق ہے وہی قرآن کریم اور سنت و حدیث میں تعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم پر جہاں قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہاں ایکو قرآن کریم پر عمل کا نمونہ بھی بتایا ہے تمام انبیاء علیہم السلام حامل وحی اور عملی نمونہ ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے بہترین عملی نمونہ بھی ہیں۔ اس طرح آپ کا نمونہ بھی نبوت کا ہی ایک حصہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا یہ قول کہ خلقہ القرآن یعنی آپ کا خلق قرآن ہے اس بات پر دال ہے کہ آپ نے قرآنی اصولوں کو جس طرح اپنے عمل میں پیش کیا ہے وہ ہماری راہنمائی کے لئے نہایت ضروری ہیں

ہمیں یقین ہے کہ اہل قرآن حضرات بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے کیونکہ ایک معمولی عقل کا انسان بھی اسکو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے البتہ یہ لوگ غلطی سے اپنی تحریر و تقریر میں مبالغہ کر جاتے ہیں اسی طرح جس طرح اہل حدیث کہلانے والے دوسری طرف مبالغہ کر جاتے ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ اگر اس مسئلہ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ پر غور کیا جائے۔ تو فریقین میں جو انتہائی اختلافات نظر آتے ہیں وہ ختم ہو سکتے ہیں۔ آپ کے فیصلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم حدیث پر قاضی ہے اور مقدم ہے اور قرآن کریم اور حدیث کے علاوہ سنت ہے جس کا مقام حدیث سے پہلے ہے

جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۵۹ء کے موقع پر

الفضل کا شاندار جلسہ سالانہ نمبر شائع ہوگا

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر امسال بھی الفضل کا شاندار جلسہ سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ جو قیمتی اور اہم مضامین کے علاوہ متعدد و خاص تصاویر سے مزین ہوگا۔ انشاء اللہ اس نمبر کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔ علمائے سلسلہ اور دیگر اہل قلم احباب جلد اس نمبر کے لئے اپنے بلند پایہ تحقیقی مضامین ارسال فرمائیں۔ مضامین زیادہ سے زیادہ ۱۳ دسمبر تک موصول ہو جانے چاہئیں۔ کیونکہ اس کے بعد اس کی طباعت شروع ہو جائے گی مشتہرین کے لئے یہ ایک نادر موقع ہے۔ انہیں بھی فوراً اپنے آرڈر بھجوا دینے چاہئیں۔

(ادارہ)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسلوب بیان

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

۲

حضرت اسمٰعیلؑ نے اس کلام کی حقیقت کو پالیا اور اپنی اس بیوی کو طلاق دے کر علیحدہ کر دیا اور نئی شادی کر لی۔ اتفاق کی بات ہے کہ جب پھر حضرت ابراہیمؑ آئے تو حضرت اسمٰعیل پھر گھر پر نہ تھے۔ ان کی نئی بیوی نے حضرت ابراہیمؑ کے استفسار پر بتایا کہ اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ اور اس کے فضلوں کی کوئی حد نہیں حضرت ابوالانبیاء علیہ السلام اس نئی بہو کو کہہ گئے کہ جب اسمٰعیل آئیں تو انہیں میرا سلام پہنچا کر یہ کہنا کہ:

"یثبت عتبۃ بابہ"

کہ اب دروازہ کی اس دہلیز کو قائم رکھے اسے تبدیل نہ کرے۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵۹ مطبوعہ مصر)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ انداز بیان اپنے اندر حقیقت اور لطافت رکھتا ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ وہ مخاطب کے جذبات کا بڑا لحاظ رکھتے تھے۔ اس لحاظ کے باوجود وہ حقیقت کو پورے زور اور پوری قوت سے بیان کرتے تھے۔

اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا رب ارنی کیف تحی الموتٰی۔ تو میرا رب ہے اور تو نے مجھے فرمایا ہے کہ تو ان مردوں کو زندہ کرے گا۔ اور یہ مجھ پر ایمان لا کر دائمی زندگی حاصل کر لیں گے۔ مگر یہ لوگ تو ہنوز گمراہی کی عمیق گہرائیوں میں ہیں۔ ان کی زندگی کے آثار نظر نہیں آتے۔ مجھے بتایا جائے کہ یہ کس طرح زندگی سے ہمکنار کئے جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے پوچھا کہ کیا تجھے یہ بات انہونی نظر آتی ہے۔ اور تو اس کے ہونے پر ایمان نہیں رکھتا۔ ابراہیم نے عرض کیا کہ ایمان تو ضرور ہے مگر وہ طریق بتایا جائے۔ جس سے یہ وعدہ حقیقت کی صورت اختیار کر سکے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو یہ طریق بتایا کہ ان لوگوں سے خاص انس و محبت کا سلوک کیا جائے۔ اور انہیں اپنے ساتھ مانوس کیا جائے۔ پھر جس طرح پرندے مانوس ہونے کے بعد اپنے اصلی مستقر پہاڑوں وغیرہ پر رکھے جانے کے باوجود تمہاری آواز پر آجاتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ اس مانوسیت کے نتیجہ میں تمہاری آواز پر لبیک کہنے والے بن جائیں گے۔ اور وہ بات پوری ہو جائے گی۔ کہ یہ مردے زندہ ہوں گے۔ اس وضاحت پر حضرت ابراہیمؑ کا دل مطمئن ہو گیا اور انہوں نے اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے طریق پر عمل پیرا ہو کر ان مردوں کو زندگی بخشی۔ اس گفتگو سے حضرت ابراہیمؑ کے اس جذبہ

کا بھی پتہ لگتا ہے کہ وہ حقائق کو عملی صورت میں دیکھنے کے لئے ہر وقت بے تاب رہتے تھے۔

ان چند معروضات کے بعد میں چاہتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عام اسلوبِ کلام کے لئے اصل سند اور اصل معیاری بیان یعنی قرآن مجید سے چار مقامات پیش کروں۔ ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ انتہائی ہمدرد خلق نبی ہیں۔ وہ جہاں خود جذبات کی ایک دنیا اپنے سینہ میں رکھتے تھے۔ وہاں وہ دوسروں کے جذبات کا بھی خاص خیال رکھتے تھے۔ مگر ان کی گرفت اپنے مخالف پر ایسی زبردست ہوتی تھی۔ کہ وہ اس سے باہر نہ جا سکتا تھا۔

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ قادر الکلامی کے علاوہ حضرت ابراہیمؑ کے کلام کا ایک امتیازی خاصہ یہ تھا کہ وہ مخاطب کے عقیدہ اور اس کے مسلمات کو مدنظر رکھ کر نپے تلے الفاظ میں ایسا بھرپور وار کرتے تھے کہ مخاطب سن کر لاجواب ہو کر رہ جاتا تھا اپنی بے بسی پر مخاطب دانت پیستا تھا۔ مگر حضرت ابراہیمؑ کو کچھ کہہ نہ سکتا تھا۔ ان پر کوئی اعتراض نہ کر سکتا تھا۔ چنانچہ یہ ایک تاریخی صداقت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی مدلل اور معقول بحث کے آگے سب لوگ عاجز آگئے۔ عوام بھی، علماء بھی اور بادشاہ بھی۔ سبھی مبہوت تھے۔ کہ ان حقائق کا مقابلہ کریں۔ تو کیسے کریں اور ان باتوں کا ردّ کریں تو کس طرح کریں۔ ایسے حالات میں عاجز اور لاچار مخالف جو رویہ اختیار کر سکتے ہیں۔ وہ یہی تھا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کو تشدد کا نشانہ بنائیں انہیں سنگسار کرنے کی دھمکی دیں۔ ان پر عرصہ حیات تنگ کرنے کی کوشش کریں۔ اور آخر ایک بڑے انبوہ کی امداد سے دہکتی اور بھسم کرنے والی آگ میں انہیں ڈال دیں۔ تا ہمیشہ کے لئے اس عاجزی اور لاچاری کی ذلت اور آئے دن کی احساس کمتری سے مخلصی حاصل کر لیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم کے ساتھ ان کے دشمنوں نے یہی کیا۔ مگر وہ خدا جس نے ابراہیمؑ کو ایک خاص مقصد کے ساتھ بھیجا تھا۔ وہ کس طرح انہیں بے یار و مددگار چھوڑ سکتا تھا۔ اس نے آگ کو ٹھنڈا ہونے کا حکم دے دیا۔ اور اپنے بندہ کو سکون اور اطمینان بخشا۔

آیئے اب ہم قرآن مجید سے جو حضرت ابراہیم کے کلام کے لئے بہترین سند ہے ابراہیمی مکالمات کے چند نمونے پیش کریں۔

اوّل۔ دیکھئے کس محبت اور خلوص سے مگر پوری طاقت سے حضرت ابراہیمؑ اپنے اَبْ سے جو مشرک تھا بات کرتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ۝ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ۝ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۝ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ۝ (مریم ع ۳)

ترجمہ۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کا جو حال بیان ہوا ہے۔ اسے لوگوں کو سناؤ وہ نہایت راستباز اور برگزیدہ نبی تھے۔ وہ کیا عجیب وقت تھا جب انہوں نے اپنے اَبْ (چچا) سے کہا کہ پیارے چچا آپ ان چیزوں کی کیوں عبادت کرتے ہیں۔ جو نہ دعاؤں کو سنتی ہیں۔ اور نہ پرستاروں کے حالات کو دیکھ سکتی ہیں۔ اور نہ ہی وہ آپ کو کسی اور رنگ میں فائدہ پہنچا سکتی ہیں؛ قابل احترام چچا! مجھے وہ آسمانی علم حاصل ہوا ہے۔ جو آپ کو نہیں ملا۔ اس لئے آپ میری بات مانیں۔ میں آپ کی صحیح راستہ کی طرف راہ نمائی کروں گا اے پیارے چچا! شیطان کی عبادت نہ کر۔ شیطان تو خدائے رحمٰن کا سخت نافرمان ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ اندریں صورت آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عذاب پہنچے گا۔ اور آپ مستقل طور پر شیطان کے دوست اور ساتھی بن جائیں گے۔ چچا نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تو میرے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعا ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے

"یاد رکھو کہ دعا ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے۔ اگر دعاؤں میں اثر نہ ہوتا۔ تو پھر اس رشتہ کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے۔ اللہ تعالےٰ کی شناخت کی یہ زبردست دلیل اور اس کی ہستی پر بڑی بھاری شہادت ہے۔ کہ محو و اثبات اس کے قبضۂ اختیار میں ہے۔ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت۔ دیکھو اجرام سماوی کتنے بڑے اور عظیم الشان نظر آتے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر بعض نادان ان کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ اور ان میں صفات الٰہی ماننے لگ پڑتے ہیں۔ جس طرح سے کہ ہندو۔ گبر۔ اور دیگر عناصر پرست اقوام جو سورج وغیرہ کو اپنا معبود سمجھ کر اس کی پرستش کرتے ہیں۔ کیا ایسے لوگ یہ دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ سورج اپنے اختیار سے چڑھتا اور غروب ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر بالفرض وہ ایسا دعوے کر بھی دیں تو ان کے پاس کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔ وہ ذرا سورج کے سامنے دعا کریں کہ ایک دن وہ ظاہر نہ ہو یا دوپہر کے وقت ہی غروب ہو جاوے۔ جس سے اس کی طاقت اور ارادہ کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ سورج کا پابندی کے ساتھ ایک خاص وقت پر طلوع و غروب ہونا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ تمام امور اس کے اپنے قبضۂ اختیار سے باہر ہیں۔ کوئی وجود اپنے ارادہ کا مالک تب ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ دعاؤں کو سنے اور جو امور اس کی طاقت میں ہوں انہیں کر کے بھی دکھا دے۔ غرض اگر اسلام میں قبولیت دعا نہ ہوتی۔ تو اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ہی بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے۔ اور ضرور ہوتے اور جو مذہب قبولیت دعا کے قائل نہیں۔ ان کے پاس خدا کی ہستی کی بھی کوئی دلیل نہیں۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۵-۲۶)

معبودوں سے متنفر ہو رہا ہے؟ اگر تو اس رویہ سے باز نہ آیا تو میں تجھے سب و شتم کا نشانہ بناؤں گا یا سنگسار کر دوں گا۔ تو کچھ عرصہ کے لئے میری آنکھوں سے دور ہو جا اور مجھ سے الگ رہ۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا اللہ کی طرف سے آپ پر سلامتی رہے میں تو آپ کی خاطر اللہ تعالیٰ سے استغفار کروں گا۔

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے اس مکالمہ کا ذکر ہے جو انہوں نے گھر میں اپنے ایک بزرگوار سے شرک کے خلاف اور توحید کی حمایت میں فرمایا تھا کتنے دلکش انداز اور کس قدر محبت و پیار سے بھرے الفاظ میں اپنے مافی الضمیر کو مخاطب کے ذہن نشین کرنے کی پاکیزہ کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ کے معبود برحق اور خدائے یگانہ ہونے کو کتنے سادہ الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک مشرک کے لئے توحید کا پیغام شاق ہوتا ہے اور جب یہ پیغام ایک کم عمر کے منہ سے ایک پیرانہ سالہ عمر بزرگ کو دیا جا رہا ہو تو اس کا شاق تر ہونا بالکل عیاں ہے۔ مگر حضرت ابراہیمؑ کے انداز کلام کی خوبی ہے کہ اس مضمون کو کس حکمت اور محبت سے ادا کیا ہے۔ باوجود چچا کے برافروختہ ہو جانے پر حضرت ابراہیمؑ نے کس حلم اور بردباری کا ثبوت دیا ہے۔ یہ ساری گفتگو اپنے ترتیب تربیت کے لحاظ سے کس قدر مؤثر ہوتی ہے۔

دوم۔ حضرت ابراہیمؑ بھری مجلس میں اپنے اَب اور اپنی قوم کی بت پرستی کے خلاف اور توحید کے حق میں کس قدر زبردست وعظ کرتے ہیں اور عملی طور پر بت پرستی کے خلاف ایک انمٹ نقش ان لوگوں کے ذہن میں قائم کر دیتے ہیں۔

(الف) اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ۔ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ۔ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ۔ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ۔ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ۔ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ۔ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ۔ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ۔ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ۔ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ۔ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ۔ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ۔ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ۔

(الصافات ع ۳)

ترجمہ:۔ یاد کرو جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے چچا اور ساری قوم سے کہا کہ یہ کیا ہے جس کی تم عبادت کرتے ہو کیا تم نے اللہ کے سوا جھوٹے طور پر دوسرے معبود بنانے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ تمہارا خدائے رب العالمین کے بارے میں کیا خیال ہے (کیا وہ ایک کافی نہیں؟) حضرت ابراہیمؑ نے ستاروں پر ایک نظر ڈالی اور کہا کہ میں بیمار ہوں۔ سب حاضرین وہاں سے چلے گئے۔ پھر حضرت ابراہیم جلدی سے ان کے معبودوں کے پاس گئے اور ان سے فرمایا کہ کیا تم کھانا نہیں کھاتے۔ پھر یہ کیا ماجرا ہے کہ تم بات بھی نہیں کرتے۔ اس کے بعد دائیں ہاتھ سے انہیں مارنے لگ پڑے۔ بت پرست بڑی سرعت سے اس کی طرف آئے تب حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ کیا تم اپنے خود تراشیدہ بتوں کی پوجا کرتے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا، تمہارے اعمال اور تمہاری تمام مصنوعات کا واحد خالق ہے (لاجواب ہو کر) بت پرستوں نے کہا کہ ابراہیم کے لئے آگ کی بھٹی تیار کرو اور اسے آگ میں پھینک دو۔ ان لوگوں نے حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں بڑا منصوبہ باندھا مگر ہم نے ان سب کو سرنگوں اور ناکام بنا دیا۔ (باقی)

چندہ تحریک جدید اور انصار اللہ

انصار اللہ کے گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک پیغام خصوصی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا۔

"پس میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ
آئندہ سال تحریک کے لئے وعدے
لکھوائیں اور اپنے شہروں میں
جا کر تمام احمدیوں سے لکھوائیں
تاکہ تحریک جدید کا چندہ نہ صرف کروڑ
بلکہ کروڑوں ہو جائے۔"

ہمیں یقین ہے کہ جہاں انصار تحریک جدید کے لئے اپنے وعدوں میں معتدبہ اضافہ فرما رہے ہوں گے۔ وہاں وہ دیگر احباب کو بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دے رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت دے۔ آمین۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار تین چار روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب کرام سے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

(مقبول احمد ذبیح ربوہ)

(۲) مجھے ایک اہم کام درپیش ہے احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر شمس الدین۔ لائلپور)

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو

بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی منظور فرمائی ہے۔ اب جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء کی بجائے مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

ریلوے واپسی ٹکٹ

الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں ناظم صاحب استقبال جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ریلوے حکام سے اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر واپسی رعایتی ٹکٹ جاری کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔ اسی سلسلہ میں خاکسار بھی مکرم جنرل مینجر صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہے کہ جب ریلوے قوانین کے ماتحت اکثر لوگ کانفرنسوں، جلسوں، میلوں یا عرسوں میں شمولیت کے لئے اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں تو پھر جماعت احمدیہ کے ایک دینی۔ تربیتی اور مذہبی جلسہ میں شمولیت کے لئے ایسی رعایت کا نہ دیا جانا سراسر ناانصافی ہوگی کل ہی مجھے تیسری آل پاکستان ہومیوپیتھک سائنس کانفرنس میں شمولیت کا جو دعوت نامہ موصول ہوا اس کے ساتھ ہی نمائندگان کو رعایتی واپسی ٹکٹ جاری کرنے کی سہولت کا اعلان پڑھ کر بیحد خوشی ہوئی۔ امید واثق ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ امسال جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بھی جنرل مینجر صاحب ضرور ایسی سہولت کی اجازت فرما دیں گے اور بفضلہ تعالیٰ یہ تجربہ محکمہ ریلوے کو گزشتہ تمام سالوں سے نمایاں اور زیادہ آمد والا ثابت ہوگا۔ کیونکہ لاریوں میں آنے والے ہزارہا احباب اس رعایت کے پیش نظر یقیناً ریل پر سفر کریں گے۔

ریلوے حکام سے استدعا ہے کہ وہ جلد از جلد اس فیصلہ کا اعلان فرما کر ممنون فرمائیں۔

(عبد الرشید ڈاکٹر ورکس سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ حبیب بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم بعمر ۷۰ سال ۱۵ دسمبر ۱۹۵۹ء بوقت صبح ۳½ بجے راولپنڈی میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے مارچ ۱۹۱۷ء میں وصیت کی اور ان کی وصیت کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل سے انہیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں آخری آرام گاہ پانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ از راہ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ۱۶ دسمبر کو بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہو جانے پر تدفین مکمل ہونے پر حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی نے دعا کرائی۔ صحابہ کرام۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور ہم جو ان کی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں، صبر کی توفیق دے۔ آمین۔

(خاکسار محمد سعید ریٹائرڈ کیپٹن راولپنڈی حال ربوہ)

بنیادی جمہوریتوں کی انقلابی اسکیم

(از مولوی عبدالحق صاحب بانی انجمن ترقی اردو کراچی)

(۲)

چھوٹے موٹے ٹیکس بھی وہ خود لگائیں گے ان کے ساتھ حکومت کے افسر بیٹھیں گے ان کے ساتھ ماہر لوگ جیسے انجینئر، ڈاکٹر، وکیل غرض کہ جس طرح کے فنی ماہروں کی ضرورت ہوگی وہ بھی نامزد کر دئے جائینگے تاکہ یہ نہ ہو کہ فنی واقفیت کی وجہ سے فیصلے غلط ہوں۔ یہ سب کیا ہے یہ حکومت کرنے کا تربیتی اسکول ہے یہ ذمہ داریوں کو سمجھنے اور پورا کرنے کا موقع ہے اپنا کام خود کرو اور بڑے کاموں کی تربیت لو۔ یہ سبق وہ لوگ نہیں دیتے جو خود غرض اور حکومت سے چمٹے رہنے کے شوقین ہوتے ہیں کیونکہ کسی کو کوئی کام سکھا دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پھر اسے سکھانے والے کے بغیر بھی کرے گا۔ یہ سبق صرف ایک ایسا آدمی دے سکتا ہے۔ جس کو سب کی بھلائی منظور ہو اور جو یہ چاہتا ہو کہ اس کی قوم اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سیکھ جائے یاد رکھو جنرل ایوب خان نے یہ کام ایسا عجیب و غریب کیا ہے کہ نہ صرف اس ملک کے لوگوں کی آنکھیں کھل گئی ہیں بلکہ پوری دنیا کے دانشمندوں اور ہر قوم و ملک کے اخبارات پکار پکار کر ان کی نیک نیتی، ایمانداری اور عقلمندی کی تعریف کر رہے ہیں۔ آج تک ہزاروں فوجی حاکم گذرے ہیں مگر کسی نے اپنی طاقت کو اپنی قوم میں بانٹ دینے کا ارادہ بھی نہیں کیا تھا۔ جنرل ایوب خاں اگر چاہتے تو مدتوں فوج اور سول افسروں کے ذریعے کام چلائے جاتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ وہ ایک سچے اور وعدے کے پکے آدمی ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے مارشل لاء لگاتے ہی جو وعدہ کیا تھا اسے اس سے بھی زیادہ بہتر طریقے پر پورا کر دکھایا ہے جس کی توقع ان سے کی جاتی تھی۔ انہوں نے بنیادی جمہوریتوں کے نام سے ایک بے نظیر اسکیم بنادی ہے اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے۔ آپ خود سوچئے کہ ایک اکیلا تھانیدار ایک اکیلا ڈپٹی کمشنر حکومت کرتا اچھا لگتا ہے یا وہ دس دس بیس بیس آدمیوں کے مشورے سے جو کام کرے گا وہ زیادہ مفید ہوگا۔ اس طرح تھانیدار، تحصیلدار یا ڈپٹی کمشنر آپ کے حاکم نہیں رہے بلکہ آپ کے ساتھی اور افسران اعلیٰ کی طرح کام کریں گے۔ مجھے یہ کونسلیں

صاف طور پر کام کرتی نظر آرہی ہیں۔ ان میں بحثیں ہوں گی کبھی کبھی کج بحثیاں اور فضول باتیں بھی ہونگی۔ مگر یہ سب کچھ ضروری ہے پہلے ایک دوسرے کو سمجھنے میں مشکل ہوتی ہے مگر پھر مل کر کام کرنے کی عادت ہوجاتی ہے۔ اس میں اور بہت کچھ ہوگا۔ ممکن ہے کچھ بڑے لوگ پھر اپنے اثر و رسوخ سے ان کونسلوں میں آجائیں مگر کب تک چلیں گے۔ ان کی بے ایمانی بالکل آپ کی نظر کے سامنے ہوگی آپ اسے ثابت کر سکتے ہیں۔ آپ انہیں پکڑ سکتے ہیں ہر ایک ہزار آدمیوں میں ایک آدمی کو پہچان لینا ...... بہت آسان ہے۔ اپنے گاؤں کی بات اپنے محلہ کی بات اپنے گھر کی سی بات ہوتی ہے۔ اتنے تھوڑے آدمیوں میں ایک برادری کا سا رشتہ ہوتا ہے یہاں آدمی چھپ کر نہیں رہ سکتا۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ جہاں تک ہو سکے سچے اور ایماندار آدمیوں کو چنئے تاکہ اس بار پھر آپ ایک نئی الجھن میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ آپ کے امیدوار آدمی آپ کے اپنے علاقے کے ہونگے آپ ان کو جانتے پہچانتے ہوگے۔ یہ ضلعوں سے گاؤں میں نہیں آئیں گے۔ کوٹھیوں سے محلوں پر نہیں اتریں گے یہ آپ کے آس پاس کے آدمی ہوں گے۔ اب اگر آپ ان میں سے بھی کھوٹے کھرے کو پہچان نہ سکے تو پھر آپ کا خدا حافظ۔

یاد رکھئے یہ پورے نظام حکومت میں ایک بڑی تبدیلی کی پہلی سیڑھی ہے۔ یہاں ٹھوکر نہ کھائیے گا۔ ابھی ملک کا دستور بننے والا ہے۔ دستور بنانے والے آپ کی جانچ پرکھ کے نتیجوں کو سامنے رکھیں گے اگر آپ نے اس بار بھی اپنے ووٹ چاہنے والوں کے ایجنٹوں سے دھوکہ کھا گئے۔ تو آپ دنیا بھر میں بدنام ہونے کے ساتھ ساتھ تباہی کی طرف چلے جائیں گے۔ میں حکومت کے خوف سے بے پروا ہو کر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت کا کوئی آدمی بھی آپ کو دھمکی دے تو اس کے خلاف کھڑے ہو جائیے اور کسی کے دباؤ میں نہ آئیے مجھے جنرل ایوب کی ذات پر پورا اعتماد ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر کسی عہدیدار کے خلاف جانبداری کی سچی شکایت ان تک پہونچ گئی تو وہ اسے فوراً سخت سے سخت سزا دیں گے۔ آپ کو نہ کسی قسم کا لالچ ہونا چاہیئے نہ خوف۔ خوف لالچ سے بدتر ہے اگر آپ کو ڈر ہو کہ کسی عہدیدار کی شکایت

سے آپ کو نقصان پہنچے گا تو نقصان آپ ہی کا ہوگا۔ اسی طرح آپ کی شکایت دور نہیں ہوگی۔ آخر کبھی تو آپ کو بے خوفی سے بھی کوئی بات کرنی ہے یوں مجھے اطمینان ہو کہ یہ حکومت ایسی باتوں کے سخت خلاف ہے اور پوری کوشش کرے گی کہ انتخابات میں کسی قسم کی مداخلت نہ ہو۔ پھر بھی اچھے آدمی چننے کی ذمہ داری آپ پر ہے۔

آخر میں ایک اور بات سے خبردار کر دینا چاہتا ہوں۔ جن بے ایمان اور غلط بیانی کرنے والوں کو نئے قانون کے ماتحت کالی فہرست میں رکھا جا رہا ہے۔ وہ ان پنچایتوں اور کونسلوں کے خلاف طرح طرح کی افواہیں پھیلائیں گے اور پھیلوائیں گے۔ آخر ان کی حکومت چھینی گئی ہے۔ ان کے جرموں کے پردے چاک کئے گئے ہیں ان کی نفع خوری ختم ہو گئی ہے۔ اجارہ داریاں ٹوٹ گئی ہیں۔ ان جیسے ان کے بہت سے ساتھی ہیں وہ خود بھی چاہیں گے کہ بنیادی جمہوریتیں چلنے نہ پائیں اور ان کے ہمدرد بھی یہی چاہیں گے۔ اسلئے وہ ہزار دقتیں کریں گے ان سے ہوشیار رہنا چاہیئے

اسی کے ساتھ ساتھ میں اُن پڑھے لکھے لوگوں سے بھی ایک بات کہوں گا مانا کہ آپ نے مغربی تعلیم حاصل کی ہے اور آپ لوگوں میں سوچنے سمجھنے کا مادہ ہے لیکن خدارا اس مرتبہ آزاد قوموں کی طرح سوچئے کہ یہ کتنا بڑا کام ہے کہ حکومت کی بنیادیں گاؤں اور محلے میں رکھی جا رہی ہیں۔ یہ بنیادی کتنی گہری کتنی مضبوط اور کتنی چوڑی ہیں ان پر جو عمارت قائم ہوگی وہ کتنی شاندار اور عظیم ہوگی۔ آپ کا فرض ہے کہ اس عمارت کی تعمیر میں ہاتھ بٹائیں اور زبانی تحریری اور عملی طور پر اس مہم میں حصہ لیں۔ یہ مہم عوام کے لئے ہے۔ ایک آدمی یا چند آدمیوں کے لئے نہیں۔ ہمیں اپنی نیتیں صاف رکھنی چاہئیں ہمیں اپنے ارادے مضبوط اور اپنے حوصلے بلند رکھنے چاہئیں اس مہم کے پیچھے سچائی اور دیانتداری ہے۔ ایک آدمی نے صاف صاف ایک بات کی ہے۔ آئیے اسی جیسی سچائی سے اس کا جواب دیں اس میں پیچیدگیاں نہ پھیلائیں بلکہ کام کریں اور کام کئے جائیں یہاں تک کہ عوام کے اعلیٰ درجہ کے چناؤ کا پورا تجربہ ہو جائے اعلیٰ درجہ کے کام کرنے کی تربیت دی جائے۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے ایک بہت بڑا انقلاب ہے انقلاب آسانی سے نہیں آتا۔ اسکے لئے بڑی محنت کرنی پڑتی ہے اور ایمانداری کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے۔

میں ملک کے ہر طبقے سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مہم میں حصہ لیں۔ میں افسروں تاجروں، امیروں غریبوں ادیبوں، شاعروں، دانشمندوں مزدوروں کسانوں سب سے اپیل کرتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے پاکستان قائم کرنے کے لئے آپس کے سب اختلافات بھلا کر اپنے دن رات ایک کر دئے تھے۔ اسی طرح بنیادی جمہوریتوں کو کامیاب بنانے کے لئے جان کی بازی لگا دیں۔ میں خاص طور پر ادیبوں اور صحافیوں کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ کی اہمیت سمجھیں اور کام پر لگ جائیں۔ ان پر بہت سے فرائض عاید ہوتے ہیں۔ وہ قوم کے ذہن کو بنا اور بگاڑ سکتے ہیں ہمیں اس موقع پر بہت بڑی ذمہ داری سنبھالنی ہے۔ آزاد ملکوں میں تو یہ تک ہوا ہے کہ ادیبوں اور صحافیوں نے خانہ جنگیوں تک میں عملی حصہ لیا ہے۔ آپ لوگوں پر فرض ہے کہ خالص ادیب پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ عام خوشحالی کے لئے بھی کام کریں۔ قدرت نے آپ کو اچھے دماغ اور تیز قلم دئے ہیں آپ کو چاہیئے عوام اور خواص کو اپنی ذمہ داریاں پُر اثر لفظوں میں بتائیں تاکہ آپ کا خلوص دوسروں کے دلوں تک پہنچے اور آپ کے خیالات کے خزانے سے سب فائدہ اٹھائیں۔

ولادت

مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۹ء کو چار بجے بعد دوپہر ایک اور فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود پانچواں فرزند ہے۔

احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ وہ نومولود کے خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کے لئے دعا فرمائیں آمین ثم آمین۔

(سردار محمد کاتب دفتر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

میری بہو امۃ السلام تنویر صاحبہ عرصہ دو ماہ سے بعارضہ پیچش بیمار ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(خاکسار محمد ذکار اللہ خاں بی اے پتوکی ضلع لاہور)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر
رسالہ "خالد" کا خاص نمبر شائع ہوگا

امسال جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر خدام الاحمدیہ کے ترجمان ماہنامہ "خالد" کا ایک خاص نمبر شائع ہو رہا ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ اپنے ظاہری و باطنی محاسن کی بناء پر اپنے عام شماروں سے کہیں بڑھ چڑھ کر امتیازی اور منفالی خصوصیات کا حامل ہوگا۔ اس شمارہ کے خصوصی مندرجات کے لئے سلسلہ کے ممتاز اہل قلم اور بزرگان سے فرداً فرداً بھی درخواست کی جا رہی ہے۔ تاہم اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت اور خصوصاً اہل قلم حضرات سے ایک دفعہ پھر تعاون کی درخواست ہے کہ وہ اس خاص شمارہ کے لئے ۵ جنوری ۱۹۶۰ء تک اپنی نگارشات بھجوا کر ادارہ کو شکریہ کا موقعہ دیں۔ چونکہ یہ رسالہ جلسہ سالانہ پر شائع ہو رہا ہے اور اپنی ترتیب کے اعتبار سے فروری ۱۹۶۰ء کا پرچہ ہوگا۔ اس لئے اس پرچہ کے مضامین کو "مصلح موعود" کی عظیم الشان پیشگوئی سے خاص لگاؤ ہوگا۔ اہل قلم حضرات اس خصوصیت کو ملحوظ رکھیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ (ایڈیٹر ماہنامہ خالد ربوہ)

تحریک جدید کے وعدہ جات فوراً مرکز میں بھجوائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان شائع ہو چکا ہے۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر یہ ارشاد فرمایا تھا کہ

"آپ آئندہ سال تحریک کے لئے اپنے وعدے لکھوائیں۔ اور اپنے شہروں میں جا کر تمام احمدیوں سے لکھوائیں۔"

۱۔ ہر فرد کی شمولیت کی ضرورت اس تحریک میں حصہ لینا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر فرد کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

"یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں۔ بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لیگا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے۔ اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے۔" (خطبہ جمعہ ۱۱/۴/۵۳)

۲۔ وعدہ جات کے حصول کی ذمہ داری حضور فرماتے ہیں۔

"پس چاہیئے کہ جماعت قربانی کے لئے تیار ہو جائے۔ ہر احمدی فرد ہر سیکرٹری اور پریذیڈنٹ اور بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ

اوّل:- جماعت کے عام افراد میں تحریک کرکے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے۔

دوم:- ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے۔

سوئم:- پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے۔

لہٰذا:- عرض خدمت ہے۔ کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مقامی جماعت کے تمام افراد فوراً وعدے کریں اور عہدیدار فہرست مرکز میں ارسال فرما دیں۔

اس موقعہ پر بعض جماعتوں نے بڑا اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ کہ وعدوں کے ساتھ ہی ادائیگی بھی کر دی ہے۔ آپ بھی اس کی سعی فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے لئے استانیوں کی ضرورت

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے لئے مزید استانیوں کی ضرورت ہے۔ میٹرک، ایف اے اور جے اے پاس لڑکیاں درخواستیں بھجوائیں۔ انٹرویو کے بعد فیصلہ کیا جائیگا۔ پڑھانے کا تجربہ رکھنے والیوں اور انگریزی اچھی بولنے والیوں کو ترجیح دی جائے گی۔ تمام درخواستیں بنام ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول بھجوائی جائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کا نیا تعلیمی سکول جنوری سے شروع ہے۔ دوسری اور پہلی جماعت میں داخلہ ۲۶ دسمبر سے شروع ہوگا۔ اور پندرہ جنوری تک جاری رہے گا۔ فارم داخلہ سکول کے دفتر سے ملیں گے۔ داخلہ کا وقت صبح دس بجے سے بارہ بجے تک ہوگا۔ فیس وغیرہ کے کوائف دفتر سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خریداران مصباح کے لئے

خریداران مصباح کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ جنہوں نے مصباح دفتر خاص نمبر بذریعہ رجسٹرڈ منگوانا ہو۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ۲۵ دسمبر تک ڈاک خرچ ساڑھے آٹھ آنے ارسال فرمائیں۔ تاکہ پرچہ رجسٹرڈ کیا جائے۔ بعض بہنوں نے ۱۳ر ڈاک خرچ بھجوایا ہے۔ وہ دو آنے اور بذریعہ ٹکٹ بھیجکر مشکور فرمائیں۔ (مدیرہ مصباح)

رائچور میں احمدیہ دارالمطالعہ کا قیام

خدا کے فضل و کرم سے مدتوں کی جدوجہد کے بعد مورخہ ۸ر دسمبر ۱۹۵۹ء بروز سہ شنبہ بوقت ۵½ بجے رات شام احمدیہ دارالمطالعہ رائچور کے افتتاح کی تقریب زیر صدارت جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی یادگیر عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم مولوی شیخ احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے احمدیہ جماعت سے تعارف کروایا۔ اور رائچور میں احمدیہ دارالمطالعہ کے قیام کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔

آپ کی تقریر کے بعد غیر احمدی معززین جناب عبدالقادر صاحب مجاز وکیل رائچور و ڈاکٹر غوث محی الدین صاحب نے اپنے نیک خیالات سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔ اور جماعت احمدیہ کے متعلق بتایا کہ یہ جماعت ہر جگہ اپنے دارالمطالعہ قائم کر کے اپنے مشن کی اشاعت کر رہی ہے۔ جو اس کی ترقی کی بین دلیل ہے۔ بعدہ جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی یادگیر نے مختصر تقریر فرمائی۔ اور احمدیت کا پیغام پہنچاتے ہوئے دارالمطالعہ کی ضرورت اور اس کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ کے برخاست ہونے کا اعلان کیا گیا۔ اور حاضرین کی چائے وپان سے تواضع کی گئی۔ اور سب کا شکریہ ادا کیا گیا۔

مولوی عبدالکریم صاحب احمدی مالک غوریہ پریس رائچور نے دارالمطالعہ کے افتتاح کے موقع پر یادگیر سے آئے ہوئے مہمانان کے قیام و طعام کا انتظام فرمایا اور تقریب کو بہت کامیاب بنانے کی کوشش فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس دارالمطالعہ کو چلانے کے لئے مندرجہ ذیل احباب نے تعاون کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۱) مکرم جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی۔ (۲) مکرم جناب نعمت اللہ صاحب غوری (۳) مکرم جناب رحمت اللہ صاحب غوری (۴) جناب محمد عثمان صاحب ہرنس۔ (۵) جناب غلام حسین صاحب (۶) جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب۔ اور دیگر احباب نے بھی وعدے فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

(خاکسار بشیر الدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر حیدرآباد دکن (انڈیا))

برائے توجہ امراء و صدر صاحبان وقائدین خدام الاحمدیہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مغربی پاکستان میں جماعت ہائے احمدیہ کی تعداد ۷۷۴ ہے۔ لیکن مجالس کی تعداد ۵۰۹ ہے۔ گویا ۲۶۵ مقامات میں مجالس قائم نہیں ہیں۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہر جماعت میں جہاں پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کے افراد موجود ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام ہونا ضروری ہے۔

تمام امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین علاقائی و اضلاع سے گذارش ہے کہ اپنے اپنے علاقہ۔ ضلع اور جماعتوں میں اس امر کا جائزہ لیں۔ اور جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہیں۔ وہاں مجالس کا قیام فرمائیں اور ان کا مرکز سے الحاق کرائیں۔ قائدین علاقائی و اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے۔ کہ اپنی رپورٹوں میں اس سلسلہ میں اپنی مساعی کا اندراج بھی کیا کریں۔ کہ ان کے علاقہ یا ضلع میں کتنے مقامات پر مجلس کا قیام نہیں ہوا۔ اور کیوں نہیں ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور اپنے اپنے مفوضہ فرائض کما حقہٗ سرانجام دینے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (مہتمم تجنید مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس

سال ۵۹-۱۹۵۸ء میں "سالانہ اجتماع" خدام الاحمدیہ سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس یہ ہیں۔

کیمبل پور	لائلپور	سکھر
کوٹلی	چک ۲۱۳ گوکھووال	باندھی
راولپنڈی	چک ۸۷ سرشمیر روڈ	چک ۲۱ دودھ
گوجرخان	" ۲۱۹ گنڈا سنگھ	پیرآباد
چک ۹۹ شمالی۔	" ۱۶۳	چک ۲۴۰ الف
" ۸۱	بوریوالہ	ڈگری
" ۹۴ ج	دنیاپور	کراچی
پتوکی	کرونڈی	
بدوملہی	جالپور	
ربوہ	گوٹھ علی محمد	

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

عاجز کی صحت عرصہ سے خراب ہے باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہیں۔ تمام درویشان قادیان و بزرگان سے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ عاجز کے خسر ماسٹر غلام رسول صاحب سابق ہیڈ تعلیم الاسلام ہائی سکول خونی بواسیر کی وجہ سے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نذیر احمد صاحب پشاور)

آئین کمیشن مارچ میں مقرر کیا جائے گا

کشمیر پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے (صدر ایوب)

جیکب آباد ۱۸ دسمبر۔ صدر ایوب نے کل اعلان کیا کہ ملک کا نیا آئین تیار کرنے کے لئے اگلے مارچ میں آئینی کمیشن قائم کر دیا جائے گا اور یہ کمیشن ماہرین پر مشتمل ہو گا۔ صدر نے کہا نئی حکومت آئین تیار کرنے کے لئے دستور ساز اسمبلی قائم کرنے کا عمل نہیں دہرائے گی۔ کیونکہ اس سے ملک میں الجھنیں پیدا ہوئی تھیں۔

صدر نے جیکب آباد میں اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا کہ مجوزہ کمیشن نئے آئین میں یہ گنجائش رکھے گا کہ پارلیمنٹ کے دو تہائی ارکان کی حمایت سے آئین میں تبدیلی کی جا سکے۔

کشمیر کے بارے میں صدر ایوب نے اعلان کیا کہ یہ ہمارے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔

زرعی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ اصلاحات کے باعث ملک ایک خونناک اور متشددانہ زرعی انقلاب سے بچا لیا گیا ہے۔ ان اصلاحات کا مقصد زمینداروں کی اراضی غصب کرنا نہیں تھا۔ ان کے ذریعہ زمین سے بیش از بیش استفادہ مقصود تھا۔ صدر نے کہا کئی زمینداروں نے مجھے بتایا ہے کہ زرعی اصلاحات نے انہیں خونیں زرعی انقلاب سے محفوظ کر دیا ہے۔ صدر نے کہا کہ سیاسی جماعتوں کے ذریعہ لوگوں کو فریب دینے اور ان کی سادگی سے فائدہ اٹھانے کے دن ختم ہو چکے ہیں۔ چنانچہ نئے دور میں لوگوں کو ایسے نمائندے منتخب کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ جنہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں گے۔ صدر نے عوام کو مشورہ دیا کہ وہ صحیح قسم کے نمائندے منتخب کریں جو ملک و قوم کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوں گے۔

صدر نے کہا کہ اب ملک کسی اور سیاسی انقلاب کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ بنیادی جمہوریتوں کے نظام سے پورا تعاون کریں۔ صدر نے کہا "اعتراض کرنے والے بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ جمہوریت ناکام ثابت ہو چکی ہے۔ اور اس کی ناکامی کے جلد ہی بعد بنیادی جمہوریتوں کا نفاذ ایک عاجلانہ اقدام ہے لیکن میری رائے یہ ہے کہ جمہوریت کی عدم موجودگی میں لوگوں میں خود اعتمادی پیدا نہیں کی جا سکتی تاہم مجھے اس لئے

سے اتفاق ہے۔ کہ جس جمہوریت نے ملک کو تباہی سے ہمکنار کیا۔ اگر ویسی جمہوریت ملک میں پھر نافذ کر دی گئی تو اس کے نتائج بڑے تباہ کن ہوں گے — صدر نے کہا کہ ملک کے موجودہ حالات میں بنیادی جمہوریتوں کا نظام قابل عمل ہونے کے علاوہ ملک کے استحکام کا بھی موجب بنے گا

صدر ایوب نے کہا کہ ملک میں پرامن انقلاب کے بعد حالات کی اصلاح اور مایوسی و بددلی کے خاتمہ کے لئے مختلف کمیٹیاں قائم کی گئی تھیں۔ اس سلسلے میں آپ نے زرعی اصلاحات کے کمیشن، تعلیمی کمیشن اور قانونی کمیشن کا ذکر کیا اور بتایا کہ ان اقدامات کا مقصد ملک کو ترقی اور فارغ البالی کی طرف لے جانا ہے۔

صدر نے کہا "اب وہ دن ختم ہو گئے ہیں جب عوام اور حکمرانوں کے درمیان بہت بڑی خلیج حائل ہوا کرتی تھی اب ہر فرد کو ایک سے حقوق حاصل ہیں۔ اور انہیں ایک سی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا ہے۔ اب خدمت کا میدان بڑا وسیع ہے اور پاکستان کے بہی خواہوں کا فرض ہے۔ کہ وہ پاکستان کو مضبوط بنانے کا چیلنج قبول کریں۔

صدر نے کہا "میں فرد واحد کی حکومت کے تصور کے خلاف ہوں۔ لیکن میں اس امر کا حامی ہوں کہ جب ایک شخص کو ملک کا انتظام چلانے کے لئے منتخب کر لیا جائے تو اسے ملک کی خدمت کا پورا موقعہ دیا جائے۔

صدر نے کہا کہ کئی ایشیائی اور افریقی ممالک کو پاکستان کے سے مسائل درپیش ہیں۔ چنانچہ وہ پاکستان میں بنیادی جمہوریتوں کی سکیم کی کامیابی کے منتظر ہیں۔

سکھر میں تقریر

سکھر ۱۸ دسمبر۔ آج یہاں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے صدر ایوب نے عوام سے اپیل کی کہ وہ بنیادی جمہوریتوں کے نظام کو کامیاب بنائیں جب صدر نے اپنی حکومت کی گزشتہ چودہ مہینوں کے دوران کی سرگرمیوں کی تفصیل بیان کی تو ہجوم نے پرزور تالیاں بجا کر اور نعرے لگا کر نئی حکومت کی کامیابیوں پر اظہار مسرت و اطمینان کیا۔

اس سے پہلے جب صدر کی ٹرین ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو مردوں، عورتوں اور بچوں کے زبردست ہجوم نے صدر کا استقبال کیا تھا، بعد ازاں لوگ پولیس کے تمام انتظامات کو توڑ کر صدر کی کار تک جا پہنچے تھے۔ صدر نے کہا "میں نے انتہائی دکھ کے ساتھ ملک میں مارشل لاء نافذ کرنے کا انتہائی اقدام کیا تھا لیکن اس وقت ملک کے حالات ہی سخت ابتر ہو چکے تھے۔ عوام کو اپنے حکمرانوں اور اداروں پر کوئی اعتماد نہیں رہا تھا اور ہر طرف مایوسی کا دور دورہ تھا۔ صدر نے کہا کہ جب میں نے آئین کو منسوخ کیا تو میں ملک میں آمریت یا فرد واحد کی علمداری قائم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کر رہا تھا میری کوشش صرف یہ تھی کہ سب شعبوں میں ہمارا ملک بڑی تیزی سے جس انحطاط کی طرف جا رہا تھا اس انحطاط کو روکا جائے، صدر نے کہا کہ فوج کا کام ملک کا دفاع کرنا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ سیاسی اداروں اور جماعتوں کی حالت اتنی ابتر ہو چکی تھی کہ فوج کو اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مداخلت کرنا پڑی۔ صدر نے کہا فوج کے سامنے صرف یہ مقصد تھا کہ اس روحانی اخلاقی سیاسی اور اقتصادی انحطاط کو ختم کیا جائے جو جان جوکھوں سے حاصل کردہ آزادی کی بنیادوں کو ختم کر رہا تھا۔

مہاجروں کی آبادکاری کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا۔ جس ملک کی وسیع آبادی جائے پناہ سے بھی محروم ہو وہ ترقیاتی منصوبوں کے لئے ان لوگوں سے کسی امداد و حمایت کی توقع نہیں کر سکتا۔ اسی لئے موجودہ حکومت نے اس مسئلہ سے جلد نپٹنے کی کوشش کی اور اب تک اسی نوے فیصد مہاجرین کی آبادکاری مکمل ہو چکی ہے صدر نے کہا کہ مہاجرین کو مکانات اور نقد معاوضہ مل رہا ہے اور اگر دعویداروں کے کلیموں کا تصفیہ ہو جانے کے بعد متروکہ املاک بچ رہیں تو حکومت ان مہاجرین کی آبادکاری کے انتظامات کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے جو ہندوستان میں کوئی جائیداد چھوڑ کر نہیں آئے

زرعی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ یہ اصلاحات ملک کو تشدد کے خوفناک مظاہروں اور ہنگاموں سے محفوظ رکھنے کے لئے نافذ کی گئی تھیں۔ یہ ایک اقتصادی اور سیاسی مسئلہ تھا۔ چنانچہ حکومت نے زرعی اصلاحات جلد نافذ کرنا ضروری خیال کیا۔ صدر نے کہا کہ گو اصلاحات نافذ کرنے میں عجلت سے کام لیا گیا۔ لیکن یہ اصلاحات مناسب اور سائنسی اصولوں پر مبنی تھیں۔

راشن حاصل کرنے والے پینسٹھ ہزار کشمیری مہاجرین

مارچ ۱۹۶۰ء تک آبادکاری مکمل ہو جائے گی (اعظم خاں)

لاہور ۱۸ ؍ دسمبر :- لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان وزیر بحالیات نے کل لاہور میں کہا کہ راشن حاصل کرنے والے پینسٹھ ہزار کشمیری مہاجرین کی ساری کی ساری تعداد کو بسانے کا کام مارچ ۱۹۶۰ء تک مکمل کر لیا جائے گا۔

آج وزیر بحالیات نے چیف سیٹلمنٹ کمشنر اور ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر (جموں و کشمیر) سے ملاقات کی جس میں مغربی پاکستان کے چھ سرحدی اضلاع میں جموں و کشمیر کے مہاجرین آبادکاری کے امور زیر غور لائے گئے ہیں۔ اس کے بعد وزیر بحالیات نے کہا کہ ان مہاجرین کو اس وقت تک عارضی بنیاد پر بسایا جائیگا۔ جب تک وہ کشمیر واپس جا کر اپنے اصلی گھروں میں آباد نہیں ہو جاتے۔ آپ نے کہا ان کے مہاجرین کے لئے موزوں متروکہ زرعی زمینیں مکانات اور دکانیں فراہم کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ جنرل اعظم نے کہا اپریل ۱۹۵۹ء میں جموں و کشمیر کے راشن حاصل کرنے والے مہاجرین کی آبادکاری کی جو سکیم تیار کی گئی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ اس سال کے آخر تک ایسے مہاجرین کے چار ہزار چار سو کنبوں کو زرعی زمینوں پر آباد کر دیا جائے یہ سکیم بہت زیادہ کامیاب رہی ہے۔ چنانچہ اس وقت تک آٹھ ہزار کنبوں یعنی چالیس ہزار اشخاص کو زرعی زمینوں پر بسا دیا گیا ہے۔ آپ نے کہا پچھلی حکومتوں نے ان لوگوں کو طفیلی بنا دیا تھا۔ لیکن انقلابی حکومت نے ان میں از سر نو انسانی وقار پیدا کر دیا ہے۔ تاکہ ان کا انحصار خیرات پر نہ رہے۔ اب ان کے لئے مفت راشن بالکل بند کر دیا گیا ہے۔ البتہ جن مہاجرین کو مارچ ۱۹۶۰ء تک ختم ہونے والے آخری دور میں آباد کیا جائے گا۔ ان کے لئے اچھی طرح آباد ہو جانے تک اخراجات فراہم کئے جاتے رہیں گے۔ حکومت نے ان کی آبادکاری کے لئے صحیح طریقہ اختیار کیا ہے۔ انہیں زرعی اراضی الاٹ کی جا رہی ہے۔ اور انہیں ان مقامات تک منتقل کیا جا رہا ہے۔ جہاں ان کے لئے اراضی فراہم کی گئی ہے۔

آپ نے بتایا کہ گذشتہ چار ماہ میں اٹک اور جہلم کے اضلاع میں کشمیری مہاجرین کے لئے سات سو زیادہ متروکہ مکانات فراہم کئے گئے۔ تحصیل تلہ گنگ (ضلع کیمبل پور) میں ایک ہزار کشمیری مہاجرین کو آباد کرنے کے لئے ایک نیا گاؤں تعمیر کیا گیا ہے۔

آپ نے کہا کہ جموں و کشمیر کے مہاجرین کی آبادکاری سے دو مقاصد پورے ہوں گے۔ (۱) جموں و کشمیر کے جن غیر دعویدار کاشتکاروں کے نام اس وقت زمینیں الاٹ ہیں انہیں جموں کا نوں رہنے دیا جائے۔

(۲) وہ عارضی مالکانہ حقوق کی بنا پر دکان بھی وصول کریں گے۔

سارا صوبہ سردی کی لہر کی لپیٹ میں

کراچی ۱۸ ؍ دسمبر :- ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق کوئٹہ قلات اور کراچی سردی کی جس لہر سے کل متاثر ہوئے تھے وہ کل سارے مغربی پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔ اور آئندہ چوبیس گھنٹے تک اس کا اثر قائم رہیگا اس لہر کی وجہ سے کل مغربی پاکستان کے بعض حصوں کے درجہ حرارت میں چار اور بعض حصوں کے درجہ حرارت میں چودہ درجے کی کمی آگئی۔ ملک بھر میں سب سے زیادہ سردی کوئٹہ میں پڑی جہاں کم سے کم درجہ حرارت بارہ اعشاریہ چار تھا۔ کوئٹہ میں چھتیس گھنٹے تک بارانی اور برفانی موسم رہا۔ کل وہاں مطلع صاف تھا۔ لیکن ٹھٹھر کی سی تیز ہوائیں چلنا شروع ہو گئی ہیں۔ سابق صوبہ سرحد اور مری کی پہاڑیوں میں کل بھی برف پڑی۔ اس وقت تک کے اندازے کے مطابق بعض جگہ دو انچ اور بعض جگہ چھ انچ برف پڑی ہے۔ چترال اور کشمیر سے شدید برف باری کی اطلاع ملی ہے۔ چترال کے صدر مقام دروش میں چھ انچ برف پڑی ہے۔ وہاں طوفانی موسم اب بھی جاری ہے لاہور میں سارا دن گرد آلود تیز مگر خشک ہوائیں چلتی رہیں۔ جن کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ نیز کم از کم درجہ حرارت میں اچھی خاصی کمی آگئی۔

دعویدار بیلٹ خود ڈالیں گے

لاہور ۱۸ ؍ دسمبر ایک سرکاری اعلان کے مطابق سیٹلمنٹ آرگنائزیشن لاہور نے فیصلہ کیا ہے کہ مکان پسند کرنے کی سکیم کے تحت جن لوگوں نے کیٹگری "سی" کے مکانات کے لئے درخواستیں دی ہیں۔

یا جو آخری تاریخ ۲۰ ؍ دسمبر تک درخواستیں دیں گے۔ وہ اپنی پرچیاں خود ڈالیں گے یہ فیصلہ درخواستوں کی کثیر تعداد میں وصولی کے باعث کیا گیا ہے۔

پرچیاں ڈالنے کی صندوقچیاں (بیلٹ بکس) فرید کوٹ ہاؤس میں رکھ دی جائیں گی اور پرچیاں ڈالنے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل طریق اختیار کیا جائے گا

درخواست دہندگان معمول کے مطابق اپنی درخواستیں پیش کریں گے اور انہیں ایک رسید دی جائے گی جس پر ان کی درخواست کا سیریل نمبر ہوگا۔

ان درخواستوں پر ضروری کارروائی عمل میں لانے کے بعد ۲۰ دسمبر کو صبح ۹ بجے سے ان کا اجرا شروع ہو جائے گا تاکہ درخواست دہندگان اپنی پرچیاں خود ڈال سکیں۔ پرچیاں ۲۱ دسمبر سے ۲۴ دسمبر دوپہر تک ہر روز ۹ بجے صبح سے ۷ بجے شام تک ڈالی جائیں گی۔